رفع یدین ——— سنّتِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلم

ترکِ رفع یدین کے دلائل اور ان کے جوابات

"محدث"، کے گزشتہ شمارہ میں ہم نے "ترکِ رفع یدین کے ایک اشتہار کا سرسری جائزہ" کے عنوان کے تحت، چند گزارشات پیش کی تھیں، جو زیرِ نظر مضمون کے لیے گویا ایک تمہید تھی ——— اب وعدہ کے مطابق اسی اشتہار کا مفصّل جواب مولانا محمد ادریس کیلانی مرحوم ومغفور کے قلم سے، جو انھوں نے اپنی زندگی کے آخری ایّام میں تحریر کیا تھا، ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ (مدیر)

کتبِ احادیث کے مراتب

شاہ ولی اللہ دہلویؒ "حجۃ اللہ البالغۃ" میں فرماتے ہیں کہ کتبِ حدیث کے چار طبقے ہیں: پہلا طبقہ بخاری، مسلم اور مؤطا امام مالکؒ کا ہے، جب کہ دوسرا طبقہ ترمذی، نسائی، ابوداؤد اور مسند احمد کا ہے ——— اس کے بعد تیسرے اور چوتھے طبقہ کی کتابوں کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ دین میں بطورِ دلائل پہلے اور دوسرے طبقہ کی احادیث ہی پیش کی جا سکتی ہیں، کیوں کہ تیسرے اور چوتھے طبقہ سے تو تمام بدعتی گروہوں، روافض اور معتزلہ وغیرہ کو بھی دلائل مل جاتے ہیں، لہٰذا ان کو صرف بطورِ شواہد ہی پیش کیا جا سکتا ہے۔

پھر فرمایا: ایک پانچواں طبقہ بھی ہے، اور یہ ان کتب کا ہے جن سے اکثر صوفیاء وغیرہ بیان کرتے ہیں ——— تاہم ان کو کسی شمار میں نہیں لایا جا سکتا!

اس وضاحت کے بعد درج ذیل نقشہ ملاحظہ ہو جس سے یہ معلوم ہوگا کہ زیرِ نظر مسئلہ "رفع یدین"، کی احادیث، حدیث کی کس کس کتاب میں ہیں؟ اور ان کی مجموعی

تعداد کیا ہے؟

نمبر شمار	نام کتاب	احادیث کی تعداد	مجموعی تعداد
۱	صحیح بخاری شریف	۵ احادیث	۵ احادیث
۲	صحیح مسلم شریف	۶ 〃	۱۱ 〃
۳	ترمذی شریف	۱ 〃	۱۲ 〃
۴	ابو داؤد شریف	۹ 〃	۲۱ 〃
۵	سنن نسائی	۲۰ 〃	۴۱ 〃
۶	سنن ابن ماجہ	۸ 〃	۴۹ 〃
۷	موطا امام مالک	۳ 〃	۵۲ 〃
۸	صحیح ابن خزیمہ	۱۵ 〃	۶۷ 〃
۹	السنن الکبرٰی	۴۶ 〃	۱۱۳ 〃
۱۰	مسند الحمیدی	۲ 〃	۱۱۵ 〃
۱۱	مسند ابی عوانہ	۸ 〃	۱۲۳ 〃
۱۲	شرح السنۃ	۸ 〃	۱۳۱ 〃
۱۳	مصنف عبدالرزاق	۸ 〃	۱۳۹ 〃
۱۴	سنن دارمی	۵ 〃	۱۴۴ 〃
۱۵	سنن دارقطنی	۱۸ 〃	۱۶۲ 〃
۱۶	المنتقٰی لابن جارود	۵ 〃	۱۶۷ 〃
۱۷	جزء رفع الیدین	۴۴ 〃	۲۱۱ 〃
۱۸	ابن ابی شیبہ	۱۰ 〃	۲۲۱ 〃
۱۹	مسند امام احمد	۲۳ 〃	۲۴۴ 〃
۲۰	صحیح ابن حبان	۶ 〃	۲۵۰ 〃
۲۱	مسند ابو داؤد طیالسی	۲ 〃	۲۵۲ 〃
۲۲	مسند شافعی	۱ 〃	۲۵۳ 〃
۲۳	موطا امام محمد	۱ 〃	۲۵۴ 〃

ان صحابہ کرام رضؓ کے نام جن سے احادیثِ رفع یدین مروی ہیں

(۱)	حضرت ابوبکر صدیق رضؓ	(۲)	حضرت معاذ بن جبل رضؓ
(۳)	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح	(۴)	حضرت ابی بن کعب رضؓ
(۵)	حضرت عمر فاروق رضؓ	(۶)	حضرت قتادہ رضؓ
(۷)	حضرت طلحہ رضؓ	(۸)	حضرت ابو الدرداء رضؓ
(۹)	حضرت امِ درداء رضؓ	(۱۰)	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ
(۱۱)	حضرت سلمان فارسی رضؓ	(۱۲)	حضرت عثمان رضؓ
(۱۳)	حضرت زبیر رضؓ	(۱۴)	حضرت زیاد بن حارث رضؓ
(۱۵)	حضرت عمار بن یاسر رضؓ	(۱۶)	حضرت علی رضؓ
(۱۷)	حضرت ابومسعود انصاری رضؓ	(۱۸)	حضرت عمرو بن عاص رضؓ
(۱۹)	حضرت محمد بن مسلمہ رضؓ	(۲۰)	حضرت عدی بن عجلان رضؓ
(۲۱)	حضرت زید بن ثابت رضؓ	(۲۲)	حضرت وائل بن ثابت رضؓ
(۲۳)	حضرت سعید رضؓ	(۲۴)	حضرت ابوحمید ساعدی رضؓ
(۲۵)	حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ	(۲۶)	حضرت عمر لیثی رضؓ
(۲۷)	حضرت ابوقتادہ رضؓ	(۲۸)	حضرت سعد بن وقاص رضؓ
(۲۹)	حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ	(۳۰)	حضرت عائشہ رضؓ
(۳۱)	حضرت ابوالسعید رضؓ	(۳۲)	حضرت حسن بن علی رضؓ
(۳۳)	حضرت عقبہ بن عامر رضؓ	(۳۴)	حضرت حسین بن علی رضؓ
(۳۵)	حضرت بریدہ رضؓ	(۳۶)	حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ
(۳۷)	حضرت عبداللہ بن جابر رضؓ	(۳۸)	حضرت براء بن عازب رضؓ
(۳۹)	حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ	(۴۰)	حضرت عبداللہ بن زبیر رضؓ
(۴۱)	حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ	(۴۲)	حضرت حکم بن عمر رضؓ
(۴۳)	حضرت ابوسعید خدری رضؓ	(۴۴)	حضرت سہل بن سعد رضؓ
(۴۵)	حضرت انس بن مالک رضؓ	(۴۶)	حضرت مالک بن حویرث رضؓ

(۴۷) | حضرت سلیمان رض۔

رفع یدین کے معنی، اس کا طریقہ اور کب کرنا چاہیے؟

رفع یدین کا معنی دونوں ہاتھوں کا اٹھانا ہے۔ اور اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کے برابر اٹھائیں، ہتھیلیاں قبلہ رو رکھیں، انگلیوں کو سیدھا اور حسبِ عادت کشادہ رکھیں۔ رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کو کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کرنا چاہیے۔

رفع یدین کی حکمت اور اس کا ثواب

امام شافعی رح فرماتے ہیں:

"معناہ تعظیم اللہ تعالیٰ واتباع سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (کتاب الام للشافعی ص۱۱)

یعنی "رفع یدین کرنے سے ایک تو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور دوسرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع مراد ہے"

حضرت عقبہ بن عامر رض فرماتے ہیں:

"من رفع یدیہ فی الصلوٰۃ لہ بکل اشارۃ عشر حسنات۔"

(فتح الباری ص۱۸۳، مجمع الزوائد ص۱۰۳، فتح الباری ج۲ ص۲۱۸)

رفع یدین احادیث کی روشنی میں

(۱) "عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعھما کذالک۔"

(بخاری ج۱ ص۱۰۲)

یعنی "حضرت عبد اللہ بن عمر رض روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے، تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔"

امام علی بن مدینی (امام بخاری رح کے استاذ) فرماتے ہیں:

"ھذا الحدیث عندی حجّۃ علی الخلق کلّ من سمعہ فعلیہ ان یّعمل بہ لانّہ لیس فی اسنادہ شئی"

(تلخیص الحبیر ص۸۱)

یعنی "میرے نزدیک یہ حدیث تمام مخلوق پر حجت ہے۔ پس جو مسلمان اس کو سُنے (یا پڑھے)، اس پر رفع یدین کرنا لازم ہے، کیوں کہ اس کی سند بالکل صحیح ہے۔"

(۲) "عن ابی قلابۃ انّہٗ رای مالک بن الحویرث اذا صلّی کبّر ورفع یدایہ واذا اراد ان یّرکع رفع یدایہ واذا رفع رأسہٗ من الرّکوع رفع یدایہ وحدّث انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم صنع ھٰکذا۔" (بخاری ص۱۰۲ ج۱)

یعنی "ابوقلابہ کہتے ہیں، انھوں نے مالکؓ بن حویرث کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو اللّٰہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرنے لگتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور فرماتے کہ: "مَیں نے نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔"

(۳) "عن وائل بن حجر انّہٗ رای النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم رفع یدایہ حین دخل فی الصّلوٰۃ کبّر ثُمّ التحف بثوبہٖ ثُمّ رفعھما وکبّر فرکع فلمّا قال سمع اللّٰہ لمن حمدہ رفع یدایہ فلمّا سجد سجد بین کفّیہ۔" (مسلم ص۱۷۳، ج۱)

یعنی "حضرت وائل بن حجرؓ کا بیان ہے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللّٰہ اکبر کہا، پھر ہاتھ چادر میں لپیٹ لیے (پھر ہاتھ چادر سے نکالے) رفع یدین کیا، تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ پھر جب (رکوع سے اٹھ کر) "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہا تو رفع یدین کیا اور پھر آپؐ نے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔"

(۴) "عن ابی حمید السّاعدیّ قال سمعتہٗ وھو فی عشرۃ مّن

اصحاب النبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم احدھم ابوقتادۃ بن ربعی یقول انا اعلمکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قالوا ما کنت اقدمنا صحبۃً ولا اکثرنا اتیانا قال بلیٰ قالوا فاعرض فقال کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصّلوٰۃ اعتدل قائما ورفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ فاذا اراد ان یّرکع رفع یدیہ حتّٰی یحاذی بھما منکبیہ ثم قال اللہ اکبر ورکع ثمّ اعتدل فلم یصوّب ولم یقنع و وضع یدیہ علیٰ رکبتیہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ و رفع یدیہ و اعتدل ــــ الحدیث بطولہٖ" (ترمذی ص۶۴ ج۱)

یعنی "ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ وہ دس صحابہؓ میں بیٹھے ہوئے تھے، ان میں ابوقتادہؓ بھی تھے۔ ابوحمیدؓ نے کہا کہ میں آپ سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں۔ ان لوگوں نے کہا کہ آپ ہم سے زیادہ قدیم الصحبت نہیں ہیں اور نہ ہی ہم سے زیادہ آپؐ کے پاس آتے جاتے تھے۔ انھوں نے کہا، کیوں نہیں! دس صحابہؓ نے کہا کہ پھر پیش کیجیے۔ انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور کندھوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع کرتے ـــــ یوں کہ پیٹھ سیدھی رکھتے، نہ سر کو جھکاتے اور نہ اونچا اٹھاتے اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔ پھر "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے، رفع یدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے ـــــ الخ!"

یہ سُن کر ان دس صحابہ کرامؓ نے کہا:

"صدقت ھٰکذا کان یصلّی!"

"آپ نے سچ کہا، نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔"

(۵) "عن علیّ بن ابی طالب عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کان

اذا قام الی الصّلوٰۃ المکتوبۃ کبّر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذالک اذا قضٰی قراءتہٗ واراد ان یّرکعُ یصنعہٗ اذا رفع من الرّکوع ولا یرفع یدیہ فی شیٔ من صلوٰتہٖ و ھو قاعد واذا قام من السّجدتین رفع یدیہ کذالک و کبّر۔" (ابو داؤد، ج ۱ص ۱۱۵-۱۱۶)

"حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب قرأت سے فارغ ہو کر رکوع کا ارادہ کرتے تو اسی طرح ہاتھوں کو اٹھاتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اس طرح (رفع یدین) کرتے۔ اور بیٹھنے کی کسی حالت میں رفع یدین نہ کرتے۔ پھر جب دو رکعتیں پڑھ کر اُٹھتے تو دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔"

(ابو داؤدؒ نے کہا کہ "سجدتین" سے مراد "رکعتین" ہے)۔

رفع یدین صحابہ کرامؓ کے عمل کی روشنی میں

۱۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں :

"صلّیت خلف ابی بکر فکان یرفع یدیہ اذا افتتح الصّلوٰۃ واذا رکع واذا رفع رأسہٗ من الرّکوع و قال صلّیت خلف رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فذکر مثلہٗ" (بیہقی ج ۲ ص ۷۳)

"مَیں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے نماز پڑھی، آپؓ نماز شروع کرنے کے وقت اور رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔ اور فرمایا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور اسی طرح ذکر کیا (کہ آپؐ نے بھی نماز میں رفع یدین کیا)۔"

"قال البیہقی رواتہٗ ثقات" (تلخیص ص۸۲)

"امام بیہقی رح نے کہا، اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔"

(۷) حضرت عمر فاروق رض

"عن ابن عمر ان عمر کان یرفع یدایه فی الرکوع وعند الرفع منه۔"

(زیلعی، ج ۱، ص ۲۱۰)

"حضرت عبداللہ بن عمر رض فرماتے ہیں، میرے والد عمر فاروق رض رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔"

(۸) حضرت ابن عباس رض

عن ابی جمرۃ قال رایت ابن عباس رض یرفع یدایه حیث کبّر واذا رکع واذا رفع رأسهٗ من الرکوع۔" (جزء رفع یدین للبخاری ص ۱۳)

"ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ عباس رض کو دیکھا کہ آپ تکبیر تحریمہ کہنے اور رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔"

(۹) حضرت ابنِ عباس رض، حضرت ابن زبیر رض، حضرت ابو سعید رض، حضرت جابر رض

"عن عطاء قال رایت ابن عباس وابن الزبیر وابا سعید وجابر رض یرفعون ایدیهم اذا افتتحوا واذا رکعوا۔" (جزء بخاری ص ۱۱)

"عطاء رح فرماتے ہیں، مَیں نے ابنِ عباس رض، ابنِ زبیر رض، ابو سعید رض اور حضرت جابر رض کو دیکھا کہ نماز شروع کرنے کے وقت اور رکوع کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔"

(۱۰) سترہ صحابہ کرام رض

امام بخاری رح فرماتے ہیں کہ: (۱) حضرت عمر فاروق رض (۲) حضرت علی رض (۳) حضرت ابو قتادہ رض (۴) حضرت ابو اسید رض (۵) حضرت محمد بن مسلمہ رض (۶) حضرت سہل بن سعد رض (۷) حضرت عبداللہ بن عمر رض (۸) حضرت عبداللہ بن عباس رض (۹) حضرت انس بن مالک رض (۱۰) حضرت ابو ہریرہ رض (۱۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رض (۱۲) حضرت عبداللہ بن زبیر رض (۱۳) حضرت وائل بن حجر رض (۱۴) حضرت مالک بن حویرث رض (۱۵) حضرت ابو موسیٰ اشعری رض (۱۶) حضرت ابو حمید ساعدی رض (۱۷) حضرت ام درداء رض۔

"انّھم کانوا یرفعون ایدیھم عند الرّکوع وعند الرّفع منہ" (جزء بخاری ص، بیھقی، ج ۲، ص ۷۴، جزء سبکی ص ۸)

"یہ سب کے سب رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے"

ائمہ مجتہدین اور علمائے کرام رح

(۱۱) حضرت مکحول: استاد امام ابو حنیفہ رح

عکرمہ بن عمار فرماتے ہیں:

"رایت القاسم وطاؤسا ومکحولا وعبد اللہ بن دینار وسالما یرفعون ایدیھم اذا استقبل احدھم الصّلوۃ وعند الرّکوع والسّجود" (جزء بخاری ص ۲۴ جزء سبکی ص ۹)

یعنی "میں نے مکحول رح (استاد ابو حنیفہ رح) طاؤس رح، عبد اللہ بن دینار رح اور سالم رح (استاد ابو حنیفہ رح) کو دیکھا، سب کے سب شروع نماز اور رکوع جاتے اور سجدہ جاتے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے"

(۱۲) امام شافعی رح فرماتے ہیں

"وبھذا نقول فنأمر کلّ مصلّی اماما وماموما او منفردا رجلا او امراۃ ان یّرفع یدیہ اذا افتتح الصّلوۃ واذا کبّر للرّکوع واذا رفع راسہ من الرّکوع" (کتاب الامّ ص ۹۰)

"ہمارا مذہب یہی ہے، اور ہم ہر نماز پڑھنے والے، خواہ وہ امام ہو یا مقتدی، اکیلا مرد ہو یا عورت، سب کو نماز شروع کرنے، رکوع میں جانے اور رکوع سے اٹھنے کے وقت رفع یدین کرنے کا حکم دیتے ہیں"

(۱۳) امام احمد بن حنبل رح

آپ رح کا مسلک اس مسئلہ میں روزِ روشن کی طرح واضح ہے، ذرا حرمین شریفین میں جا کر خود ملاحظہ فرمائیں، کتاب کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں!

(۱۴) امام مالک رح

بھی تکبیر تحریمہ اور رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے

وقت رفع یدین کیا کرتے تھے ۔ (فتح الباری، ص۲۰۴، ج ا میزان شعرانی ص۱۲۵-۱۲۶، ج ۱)

(۱۵) شیخ عبدالقادرؒ آپؒ فرماتے ہیں :

" رفع الیدین عند الافتتاح والرّکوع والرّفع منہ " (غنیۃ الطّالبین ص)

یعنی شروع نماز اور رکوع میں جانے اور رکوع سے اٹھنے کے وقت رفع یدین کرنا چاہیے ۔

(۱۶) "مجدّد الف ثانی شیخ احمد بن عبداللہؒ آپؒ بھی نماز میں رفع یدین کرتے تھے ۔

(تسہیل القاری)

(۱۷) شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ آپؒ فرماتے ہیں کہ :

" رفع یدین کا مسئلہ منجملہ ان مسائل کے ہے جن میں اہلِ مدینہ اور اہلِ کوفہ کا اختلاف ہے ۔ مدینہ منورہ کے لوگ رفع یدین کرتے ہیں اور کوفی نہیں کرتے ۔"

آگے بطورِ فیصلہ فرماتے ہیں :

" والّذی یرفع احبّ الیّ ممّن لّا یرفع فانّ احادیث الرّفع اکثر واثبت " (حجّۃ اللہ البالغہ، ج ۲ ص۱۰)

یعنی " رفع یدین کرنے والا نہ کرنے والے سے مجھے زیادہ محبوب ہے، کیوں کہ رفع یدین کرنے کی احادیث زیادہ بھی ہیں اور صحیح بھی ہیں ۔"

(۱۸) مولانا عبدالحی صاحب لکھوی حنفیؒ آپؒ فرماتے ہیں :

" والحق انّہ لا شکّ فی ثبوت رفع الیدین عند الرّکوع والرّفع منہ عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم وکثیر مّن اصحابہ بالطّرق القویّۃ والاخبار الصّحیحۃ "

" حق یہ ہے کہ رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے کثیر صحابہ کرامؓ سے قوی طرق اور اخبارِ صحیحہ کی بناء

پر رفع یدین کے ثبوت میں کوئی شک نہیں!
نیز فرماتے ہیں:

"انّ ثبوتہ عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اکثر وارجح واما دعوی نسخہ فلیست بمبرھن علیھا بما یشفی العلیل ویروی الغلیل" (التّعلیق الممجد علی موطا محمد ص۹۱)

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع یدین کرنے کا ثبوت کافی اور نہایت عمدہ ہے، اور جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع یدین منسوخ ہے، ان کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے تشفی ہو جائے"

(۱۹) علامہ سندھی حنفیؒ

آپ فرماتے ہیں:
" امّا قول من قال انّ ذٰلک الحدیث ناسخ الرّفع غیر تکبیرۃ الافتتاح فھو قول بلا دلیل... فالرّفع اقوی واکثر"

یعنی جو شخص کہتا ہے کہ رفع یدین منسوخ ہو گیا ہے، اس کا قول غلط اور بلا دلیل ہے۔ کیوں کہ رفع یدین کی حدیثیں بہت زیادہ اور قوی ہیں۔

(ابنِ ماجہ ۱۴۶)

امام اوزاعیؒ کا امام سفیانؒ کو مباہلہ کی دعوت دینا

ایک دفعہ حج کے موقع پر امام اوزاعیؒ اور امام سفیانؒ کی ملاقات ہوئی، دورانِ گفتگو امام اوزاعیؒ نے کہا کہ آپ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟ حالانکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر کی آخری نماز تک رفع یدین کرتے رہے۔
امام سفیانؒ نے کہا کہ یزید بن ابی زیاد کی حدیث میں عدمِ رفع یدین کا ذکر ہے۔

امام اوزاعیؒ نے کہا، میں نے عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث پیش کی ہے، جو اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے۔ اور آپ یزید ضعیف الحافظ کی حدیث پیش کرتے ہیں جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مخالف ہے؟ یہ سن کر امام صاحب کا چہرہ غصّہ سے سرخ ہو گیا۔ اس پر امام اوزاعیؒ نے فرمایا: آئیے مقامِ ابراہیمؑ پر چلیں اور مباہلہ کریں، پھر پتہ چل جائے گا

کہ کون حق پر ہے ؟ جب امام سفیانؒ نے دیکھا کہ امام اوزاعیؒ مباہلہ کرنے پر تیار ہیں، تو مسکرا کر چُپ ہو گئے۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، ج ۲، ص ۸۲)

دِل چسپ لطیفہ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ کے پہلو میں نماز پڑھی اور رفع یدین کیا۔ امام صاحب نے فرمایا کہ میں ڈرا، کہیں آپ اُڑ نہ جائیں۔ میں نے کہا، جب میں پہلی دفعہ (تکبیر تحریمہ میں) نہیں اڑا تو رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرنے سے کس طرح اڑ جاؤں گا؟ امام صاحب فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ عبداللہ بن مبارکؒ پر رحم فرمائے، کیسے حاضر جواب تھے! (جزء رفع یدین للبخاری ص ۱۹)

—— "ولعلّ فیه کفایة لمن لّهٗ درایة!"

ترکِ رفع یدین کے دلائل اور ان کے جوابات

مجلسِ حنفیہ فیصل آباد کی طرف سے شائع کیے جانے والے ایک اشتہار میں ترکِ رفع یدین کے دلائل گنوائے گئے ہیں —— ذیل میں ہم نمبروار ان کے جوابات ذکر کرتے ہیں!

دلیل ۱ : "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝"

اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"مخبتون متواضعون لا یلتفتون یمینًا وّلا شمالًا ولا یرفعون ایدیهم فی الصّلٰوة"

ترجمہ: "جو عاجزی کرنے والے ہیں، نماز میں دائیں بائیں نہیں دیکھتے اور نہ ہی رفع یدین کرتے ہیں"

جواب : اس "لا یرفعون ایدیهم" سے مراد وہی رفع یدین ہے جو صحیح مسلم کی روایت میں ہے اور جس کی تفصیل آگے آرہی ہے، کہ یہ سلام کے وقت ہے —— ورنہ تو پھر تکبیر تحریمہ کے وقت بھی ہاتھ اٹھانے ناجائز ہوئے اور دعائے قنوت کے وقت بھی رفع یدین کرنا غلط ثابت ہوا، نیز فقہاء کا یہ قول کہ:

"ورفع یدیه فی الزّوائد" (شامی جلد اول ص ۶۱۷)

یعنی "عید کی نماز میں رفع یدین کرنا" بھی غلط ٹھہرے گا —— فما جوابکم فهو جوابنا!

علاوہ ازیں خود حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے رفع یدین کرنا ثابت ہے، چنانچہ حضرت ابوجمرہ فرماتے ہیں :

"رأیت ابن عبّاس یرفع یدایه حین کبّر واذا رکع واذا رفع رأسهٗ من الرّکوع"

(جزء رفع یدین للبخاری ص ۱۲، تسہیل القاری ص ۸۲)

یعنی میں نے حضرت عبداللہ ابنِ عباسؓ کو دیکھا کہ آپ تکبیرِ تحریمہ کہنے، رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔

لٰہذا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کہیں کچھ اور کریں کچھ؟

دلیل ۲ : "عن عبداللہ بن عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلّم اذا افتتح الصلوٰة رفع یدایه حذو منکبیه واذا اراد ان یّرکع وبعد ما یرفع رأسهٗ من الرّکوع فلا یرفع ولا بین السّجدتین" (مسند حمیدی، صحیح ابوعوانه)

جواب : اس روایت پر امام ابوعوانہ نے یوں باب باندھا ہے :

"باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰة قبل التّکبیر بحذاء المنکبیه وللرّکوع ولرفع راسه من الرّکوع وانّه لا یرفع بین السّجدتین"

"باب ہے نماز کے آغاز میں پھر رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت کندھوں کے برابر رفع یدین کرنے کے بارے میں، اور یہ کہ آپؐ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرتے تھے"

(مسند ابی عوانہ ج ۲ ص ۱۹۰)

باب کے بعد امام ابوعوانہ نے سب سے پہلے یہی روایت درج کی ہے، اس لیے یہ رفع یدین کرنے کی دلیل ہے نہ کہ عدمِ رفع یدین کی ـــــ عجیب بات یہ کہ امام صاحب نے اس کے بعد سات حدیثیں مسلسل ذکر فرمائی ہیں جن میں رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرنے کا ذکر ہے ـــــ اب حدیث شریف کے اصل

الفاظ پڑھیے، تاکہ بات واضح ہو جائے :

"عن سالم عن ابیہ قال رایت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اذا افتتح الصّلوٰۃ رفع یدیہ حتّٰی یحاذی بھما وقال بعضھم حذاو منکبیہ واذا اراد ان یّرکع وبعد ما یرفع رأسہٗ من الرّکوع (لا یرفعھما) وقال بعضھم (ولا یرفع) بین السّجدتین والمعنی واحد"۔

معلوم ہُوا کہ "لا یرفعھما" یا "لا یرفع" (دونوں کا معنٰی ایک ہے) کا تعلق "بین السّجدتین" (دو سجدوں کے درمیان) سے ہے!

دلیل ۳ : "عن البراء بن عازب قال کان النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اذا کبّر لافتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتّٰی یکون ابھاماہ قریبًا مّن شحمتی اذنیہ ثمّ لا یعود" (طحاوی ج ا ص۱۵۴)

"حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے، آپؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لیے (پہلی تکبیر کہتے) تو دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کی لَو تک اٹھاتے پھر (باقی نماز میں) رفع یدین نہ کرتے"

جواب : یہ روایت قابلِ استدلال نہیں ہے، کیوں کہ اس کے ناقلین "لا یعود" کے الفاظ کو صحیح نہیں مانتے —— امام ابوداؤد فرماتے ہیں :

"روی ھٰذا الحدیث ھیثم وخالد وابن ادریس عن یزید لم یذکروا ثمّ لا یعود"

"اُس حدیث کو ھیثم، خالد اور ابن ادریس، یزید سے نقل کرتے ہیں اور انھوں نے "ثمّ لا یعود" کا ذکر نہیں کیا" (ابوداؤد، ج ا، ص ۱۱۶)

عثمان دارمی امام احمدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ "لا یصحّ" (تلخیص، ج ا، ص ۲۲۳)

یعنی "لا یعود" کا لفظ صحیح نہیں!

یحیٰی بن محمد بن یحیٰی کہتے ہیں :

"سمعت احمد بن حنبل یقول ھٰذا حدیث واہ ..... الخ"!

"یعنی میں نے احمد بن حنبلؒ سے سُنا کہ یہ حدیث کمزور ہے"

("لا یعود" کا لفظ زائد ہے)۔

امام بزار رح فرماتے ہیں :

"لا یصحّ قولہٗ فی الحدیث ثمّ لا یعود" (حوالہ مذکور)

یعنی "لا یعود" کا لفظ حدیث میں صحیح نہیں ہے !

دلیل ۷ : "عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانّھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصّلوٰۃ" (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۸۱)

ترجمہ : "حضرت جابر رض بن سمرہ رض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے نکل کر) ہمارے پاس آئے (اور ہمیں نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ کر) فرمایا، کیا ہے کہ میں تمہیں شریر گھوڑوں کے دم ہلانے کی مانند رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں، نماز میں سکون سے رہا کرو۔"

جواب : اس حدیث کو رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت ترکِ رفع یدین کے سلسلہ میں پیش کرنا یا تو بد دیانتی ہے اور یا جہالت ! کیوں کہ مسلم شریف میں اسی باب کے تحت حضرت جابر بن سمرۃ رض ہی سے یہ حدیث تفصیل سے مروی ہے۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ اصل معاملہ کیا ہے اور کس طرح اپنے مسلک کی تائید میں لوگوں کو دھوکا دیا جا رہا ہے ——— اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ !

"عن جابر بن سمرۃ قال صلّیت مع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فکنّا اذا سلّمنا قلنا بایدینا السّلام علیکم السّلام علیکم فنظر الینا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فقال ما شانکم تشیرون بایدیکم کانّھا اذناب خیل شمس اذا سلّم احدکم فلیلتفت الی صاحبہ ولا یومی بیدہ" (صحیح مسلم ج ۱، ص ۱۸۱)

یعنی حضرت جابر بن سمرہ رض بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، تو سلام پھیرنے کے وقت ہم لوگ السّلام کہتے وقت ہاتھوں سے اشارہ بھی کرتے۔ آپ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا، یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ تم میں سے جب کوئی سلام پھیرے تو اپنے بھائی کی جانب منہ کر کے صرف السّلام علیکم کہے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔"

امام نوویؒ نے ان احادیث پر یوں باب باندھا ہے:

"باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ والنھی عن الاشارۃ بالید ورفعھما عند السلام"

"یہ باب ہے نماز میں سکون کرنے کا اور السلام علیکم کہتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت کا"

امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

"امّا احتجاج بعض من لا یعلم بحدیث جابر بن سمرۃ فانّما کان ھٰذا فی التشہد لا فی القیام، کان یسلّم بعضھم علی بعض فنھی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم علی رفع الایدی فی التشہد ولا یحتج بھٰذا من لہ حظ من العلم۔" (جزء رفع یدین مترجم ص ۳۶-۳۷)

یعنی بعض لوگ جو علم سے ناواقف ہیں وہ حضرت جابرؓ کی حدیث سے ترکِ رفع یدین پر دلیل لاتے ہیں، حالانکہ اس حدیث میں جو ہاتھ اٹھانے سے منع کیا گیا ہے تو وہ تشہد کی حالت میں ہے نہ کہ قیام کی حالت میں۔ صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کو ہاتھ کے اشارے سے سلام کہتے تھے، آپؐ نے اس سے روک دیا چنانچہ جس شخص کو علم سے تھوڑا سا حصہ بھی ملا ہے، وہ اس سے ترکِ رفع یدین پر استدلال نہیں کرتا۔

۵۔ "عن جابر بن سمرۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فرآھم رافعین ایدیھم فی الصلوٰۃ فقال مالھم رافعین ایدیھم کانّھم اذناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلوٰۃ۔" (مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۲۵۲)

اس حدیث سے بھی وہی مغالطہ دیا گیا ہے جو حدیثِ صحیح مسلم کے سلسلہ میں دیا گیا ہے اور جس کی وضاحت اُوپر کردی گئی ہے۔

۶۔ چھٹی دلیل کے طور پر صحیح بخاری کی حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے (یہ وہی حدیث ہے جو گزشتہ شمارہ میں نقل کرنے کے بعد ہم اس پر سیر حاصل تبصرہ کرچکے ہیں۔ ناقل) جبکہ ساتویں دلیل بھی صحیح بخاری سے ہے، اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

۷۔ "عن مطرّف قال صلّیت انا و عمران بن الحصین صلوٰۃ خلف علیّ بن ابی طالب فکان اذا سجد کبّر واذا رفع کبّر واذا نھض

من الركعتين كبر فلما سلم اخذ عمران بيدی فقال لقد صلی بنا هٰذا صلوٰة محمد صلی اللہ علیہ وسلم، او قال لقد ذکرنی هٰذا صلوٰة محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔" (صحیح بخاری، ج۱، ص۱۱۴)

"حضرت مطرف کہتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصینؓ نے حضرت علیؓ کے پیچھے نماز پڑھی، تو جب حضرت علیؓ سجدہ کرتے تھے اور سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے۔ اور جب دو رکعت کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔ جب حضرت علیؓ نے سلام پھیر کر نماز کو ختم کیا تو حضرت عمرانؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اس نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھائی یا کہا کہ تحقیق اس نے (مجھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلادی۔"

جواب : اوّل الذکر حدیث سے ترکِ رفع یدین کا مطلب کشید کرنے کے لیے بریکٹوں سے کام لیا گیا ہے ورنہ دونوں کا (تعلق) رفع یدین کرنے، نہ کرنے سے کوئی تعلق نہیں ــــــ نیز ہر دو احادیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ چونکہ ان احادیث میں رفع یدین کا ذکر نہیں، لہٰذا یہ نہ کرنا چاہیے ــــــ سبحان اللہ، کیا طرزِ استدلال ہے؟

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملاّں
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

یہ ایک اصول ہے کہ عدمِ ذکر سے عدمِ وجود لازم نہیں آتا۔ اگر بات کی وضاحت نہ ہو سکی ہو تو ہم عرض کریں گے کہ کیا ان دونوں حدیثوں میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کا ذکر ہے؟ قیام کا ذکر ہے؟ قیام میں قرأت کرنے کا ذکر ہے؟ قیام میں ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے؟ رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا ذکر ہے؟ قومہ میں ہاتھ چھوڑنے کا ذکر ہے؟ رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور پھر التحیات میں کچھ پڑھنے کا ذکر ہے؟ درمیانے قعدہ کا ذکر ہے؟ اور آخر میں السلام علیکم کہہ کر نماز سے باہر آنے کا ذکر ہے؟ ــــــ اگر نہیں، تو کیا اس بناء پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب کچھ نماز میں کرنا ہی نہ چاہیئے؟ ــــــ اگر اس عدمِ ذکر سے عدمِ رفع یدین پر استدلال درست ہے، تو پھر ان سب چیزوں کا ثبوت آپ کیسے پیش کریں گے؟

ــــــ فما جوابکم فهو جوابنا، و نعوذ باللہ من شرور انفسنا!

۸ - "عن علیّ ابن الحسین قال کان النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم یکبّر فی الصّلوٰۃ کلّما خفض ورفع فلم تزل تلک صلوٰتہ، حتّٰی لقی اللہ تعالٰی ۔" (مؤطا امام مالک صـ۲۳)

"حضرت علی بن حسین رضی سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم جب بھی نماز میں رکوع میں جاتے اور اٹھتے، اور جب بھی سجدہ میں جاتے اور اٹھتے تو صرف، اللہ اکبر کہتے تھے (رفع یدین نہ کرتے تھے) سو آپؐ ایسے ہی نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالٰی سے جا ملے ۔"

پھر نوٹ لکھا ہے :

"اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ آخری عمر میں رفع یدین نہ کرتے تھے۔"

جواب : اس حدیث کے ترجمہ میں لفظ "صرف" اور پھر بریکٹ میں "رفع یدین نہ کرتے تھے" کون سے الفاظِ حدیث کا ترجمہ ہے ؟ — علاوہ ازیں صرف آخری عمر کی بات ہی کیوں کی گئی ہے ؟ اس سے تو پہلی عمر میں بھی اور پھر تکبیرِ اولٰی کہتے وقت بھی رفع یدین کا ثبوت نہیں، اما — حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کا رفع یدین کرنے یا نہ کرنے سے کوئی تعلق نہیں، اور عدمِ ذکر سے عدمِ وجود ثابت نہیں ہوتا — یہ ایک اصولی بات ہے !

نیز حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ جب بھی اُٹھتے "صرف" اللہ اکبر کہتے تھے، پھر آپ لوگ رکوع سے اٹھتے وقت "سمع اللہ لمن حمدہٗ" کہہ کر حدیث کی مخالفت کیوں کرتے ہیں ؟ — اگر کہیں کہ اس کا ثبوت دیگر احادیث میں موجود ہے، تو ہم بھی کہتے ہیں کہ رفع یدین کا ثبوت بھی دیگر بہت سی احادیث میں موجود ہے !

۹ - "عن عبد اللہ بن مسعود قال الا اخبرکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال فقام فرفع یدیہ اوّل مرّۃ ثمّ لم یعد ۔" (نسائی، ج ۱، صـ۱۰۳)

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نماز کا طریقہ نہ بتلاؤں ؟ تو آپ کھڑے ہوئے اور صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا، پھر باقی نماز میں رفع یدین نہ کرتے ۔"

جواب : اس حدیث کے متعلق امام بیہقیؒ فرماتے ہیں :

"لم يثبت عندي حديث ابن مسعود" (بیہقی، ج ۲، ص۷۹)
"میرے نزدیک حدیث ابنِ مسعودؓ ثابت نہیں"!
امام ابو داؤدؒ فرماتے ہیں:
"هٰذا حديث مختصر من حديث طويل وليس هو بصحيح على
هٰذا اللفظ." (ابوداؤد مصری، ج ۱، ص ۱۹۹)
کہ "یہ ایک لمبی حدیث کا اختصار ہے اور ان الفاظ سے یہ حدیث صحیح نہیں"!
تلخیص الجبیر، ج ۱، ص ۲۲۲ پر ہے:
"وقال احمد وشيخه يحيى بن آدم هو ضعيف."
"امام احمدؒ اور ان کے شیخ یحیٰ بن آدم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔"
امام بخاریؒ بھی اسے ضعیف قرار دیتے ہیں (حوالہ مذکور) جبکہ ابنِ ابی حاتم
فرماتے ہیں:
"هٰذا حديث خطأ." (حوالہ مذکور)

۱۰۔ "عن عبد الله قال صلّيت مع النبيّ صلى الله عليه وسلّم ومع
ابي بكر ومع عمر فلم يرفعوا ايديهم الّا عند التكبيرة الاولى
في افتتاح الصّلوٰة." (دارقطنی، ج ۱ ص ۲۹۸)
"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا، میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور خلیفہ اوّل ابوبکر اور خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے
پیچھے نمازیں پڑھیں، یہ تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کرتے تھے۔"
جواب: علی بن عمرو فرماتے ہیں کہ اس روایت میں محمد بن جابر منفرد ہے
اور ضعیف ہے (بیہقی ص ۸۰)
موضوعاتِ کبیر ص ۱۱۰ پر ہے:
"منها حديث المنع عن رفع اليدين في الصّلوٰة عند الرّكوع
والرّفع منه كلّها باطل لا يصحّ منها شئ لحديث ابنِ مسعود."
امام احمدؒ فرماتے ہیں:
"محمد بن جابر لا شئ ولا يحدّث عنه الّا من هو شرّ منه."

(نیل الاوطار، ج ۱، ص ۱۸۱)
ابنِ جوزی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے (ایضاً ص ۱۸۰)
امام بخاریؒ فرماتے ہیں:
"لیس بالقوی" (نصب الرایہ، ج ۱، ص ۳۹۷)
یعنی محمد بن جابر ثقہ راوی نہیں!
ابنِ معینؒ فرماتے ہیں: "ضعیف!" (ایضاً)
۱۱۔ "عن عاصم بن کلیب عن ابیہ انّ علیاً کان یرفع یدیہ الّا
فی اوّل تکبیرۃ مّن الصّلوٰۃ ثمّ لا یرفع بعد۔" (طحاوی، ج ۱ ص ۱۵۴)
"حضرت عاصم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ پہلی تکبیر کے وقت
رفع یدین کرتے تھے، پھر باقی نماز میں نہ کرتے تھے۔"
جواب: اس اثر کی سند میں ایک راوی ابو بکر نہشلی ہے، جس کے بارے میں عثمان دارمی لکھتے ہیں کہ اس کی روایت قابلِ حجت نہیں۔ اس کی سند میں دوسرا راوی عاصم بن کلیب ہے۔ علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں کہ جس روایت کا دارو مدار عاصم بن کلیب پر ہو، وہ روایت قابلِ حجت نہیں۔" (میزان الاعتدال، ج ۲، ص ۵)
لہٰذا یہ اثر صحیح حدیث کے مقابلہ میں حجت نہیں ہے!
۱۲۔ "عن علیّ بن ابی طالب انّہٗ کان یرفع یدیہ فی التّکبیرۃ الاولٰی
الّتی یفتتح بہا الصّلوٰۃ ثمّ لا یرفعہما فی شیءٍ مّن الصّلوٰۃ۔"
(مؤطا امام محمد ص ۹۰)
"حضرت علیؓ نماز کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے، پھر باقی نماز میں رفع یدین
نہ کرتے تھے۔"
جواب: اس اثر کی سند میں بھی مذکورہ دو راوی ابو بکر بن عبداللہ نہشلی اور عاصم بن کلیب موجود ہیں جو کہ مجروح ہیں۔ لہٰذا یہ اثر بھی صحیح حدیث کے مقابلہ میں حجت نہیں نیز خود حضرت علیؓ سے صحیح سند کے ساتھ رفع یدین کرنا ثابت ہے (ابو داؤد، ج ۱، ص ۱۹۸)
لہٰذا اس اثر کی بھی کوئی حیثیت نہیں!
۱۳۔ عن مجاہد قال صلّیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ

الاّفی التکبیرۃ الاولیٰ من الصّلوٰۃ ۔" (طحاوی ،ج ۱، ص۱۵۵)

"حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں، تو آپ پہلی تکبیر کے علاوہ باقی نماز میں رفع یدین نہ کرتے تھے۔"

جواب : اس اثر کی سند میں دو راوی مجروح ہیں، ایک ابوبکر بن عیاش ہے، جس کے متعلق حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں :

" فی الحدیث یغلط وھو ۔"

" حدیث بیان کرتے وقت غلطیاں کرتا تھا، نیز وہمی آدمی تھا ۔"

دوسرے راوی حصین بن عبدالرحمان ہیں، ان کے متعلق امام حاکمؒ فرماتے ہیں :

"ثقۃ سیاء حفظہٗ فی الاٰخر ۔"

"ثقہ راوی تھے، لیکن آخر عمر میں ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا ۔"

امام نسائیؒ فرماتے ہیں :

"تغیّر حفظہٗ ۔"

"ان کا حافظہ بگڑ گیا تھا ۔"

لہٰذا یہ اثر بھی احتجاج کے قابل نہیں ہے !

۱۴ - " عن عبد العزیز بن حکیم قال رایت ابن عمر یرفع یدیہ حذو اذنیہ فی اوّل تکبیرۃ افتتاح الصّلوٰۃ ولم یرفعھما فیما سویٰ ذالک ۔" (مؤطا امام محمد ص۹۰)

"عبدالعزیز بن حکیم نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کہ پہلی تکبیر میں اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے بالمقابل تک اٹھاتے تھے اور اس کے علاوہ رفع یدین نہ کرتے تھے ۔"

جواب : اس اثر کی سند میں ایک راوی محمد بن ابان بن صالح کوفہ کا رہنے والا تھا۔ امام ابوداؤدؒ اور ابن معینؒ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں :

" لیس بالقویّ ۔"

"یہ راوی قوی حافظے والا نہیں ہے"!

لہٰذا یہ اثر بھی صحیح احادیث کا مقابلہ نہیں کرسکتا، بالخصوص جبکہ ابن عمرؓ رفع یدین کی

متفق علیہ حدیث کے راوی ہیں، اور خود ان سے بھی رفع یدین کرنا ثابت ہے، جیسا کہ گذشتہ صفحات میں ذکر ہوا !

الغرض، برادرانِ احناف رفع یدین نہ کرنے کی کوئی ایک بھی صحیح، صریح، مرفوع، غیر مجروح حدیث پیش نہیں کر سکتے —— ان سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ تقلید کو چھوڑ کر اتباعِ سنّت کی راہ اختیار کریں —— وما علینا الا البلاغ، واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم ! آمین !

منہاج الحدیث —— صفحات ۳۹۰

تصنیف :—— عبدالغفور عاجز ایم اے

جس میں :

- حدیث، اصطلاحاتِ حدیث، تاریخِ حدیث و اہلحدیث، اہلحدیث کا رسوخ و عروج
- حجیتِ حدیث قرآنِ مجید، احادیثِ رسول، اقوال و اعمالِ صحابہؓ، محدثین، محققین اور ائمہ دین کے اقوال کی روشنی میں
- حدیثِ نبوی کی ضرورت و اہمیت پر مفصل، مدلل اور تحقیقی مواد کا خزانہ اور اس کے ساتھ ساتھ حدیثِ رسول اور فقہ حنفی کا موازنہ
- تقلید، تاریخ التقلید، تقلیدِ جامد کی تباہ کاریاں سب کی وضاحت کی گئی ہے۔
- فقہ حنفی (فتاوی عالمگیری) کا قرآن و سنّت کی روشنی میں بھرپور جائزہ
- مقلدین، منکرینِ حدیث، بریلویت اور دیوبندیت، سب کا محققانہ جائزہ لیتے ہوئے انہیں اندھی تقلید کے ظلمت کدوں سے نکالنے کی سعی کی گئی ہے۔
- تقلید کو مشرف بہ اسلام کرنے والوں اور میدانِ تقلید میں افلاسِ علم و جہالت کا مظاہرہ کرنے والوں کا محاسبہ کیا گیا ہے۔
- ایوانِ تقلید میں "اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول" کا آوازہ بلند کیا گیا ہے۔
- ثابت کیا گیا ہے کہ انسانیت کی ضلالت و گمراہی کا اصلی مبداء تقلیدِ جامد ہی ہے !

تقلیدی حلقوں میں ہلچل مچا دینے والی اور مقلدین کے لاعلمی پر مبنی تقلید ہاؤس میں زلزلہ بپا کرنے والی یہ کتاب تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔